مقرر/مصنف بنت محمد رضوان

لڑکیوں کی بغاوت اسباب و عوامل اور علاج

پی ڈی ایف فارمیٹ: محمد اسحاق سلفی

بنت محمد رضوان [1]

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، اما بعد

امانت پاس ترے یہ اہل بچے یہ دولت ہے

لوٹانا تجھ کو پھر اک دن آخر یہی امانت ہے

اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ جس کے پاس یہ نعمت نہیں ہوتی زندگی کی رعنائیاں مسکراہٹیں اس کے لئے پھیکی ہوتی ہیں اور جن کے پاس یہ نعمت ہوتی ہے ان کے لئے سرور کے ساتھ ساتھ آزمائش اور بھاری ذمہ داری ہوتی ہے۔ اولاد خواہ بیٹا ہو یا بیٹی ایک عظیم تحفہ ہے جس کو نہ رد کیا جاسکتا ہے نہ بدلا جاسکتا ہے۔ انسان اس معاملہ میں بے بس ہے اللہ جسے جو چاہتا ہے وہ عطا کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''(تمام) بادشاہت اللہ ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے۔ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔'' (سورۃ الشوریٰ 49:50)

دور جاہلیت میں بچوں کی پیدائش کو خوش بختی اور بچیوں کی پیدائش کو نحوست سے تعبیر کیا جاتا تھا جس کا اشارہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس طرح دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور اس کے دل کو (دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے۔ اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔'' (النحل: 58تا59)

افسوس کا عالم یہ ہے کہ آج بھی ایسی جہالت موجود ہے جس کی وجہ سے لڑکیوں کی تعلیم اور تربیت میں ماں باپ اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے جس کی بنا پر خسارہ پورا معاشرہ اٹھاتا ہے جس بچی کی بنیادی تربیت نہ کی جائے اس سے میں اور آپ یہ توقع کیسے رکھ سکتے ہیں کہ وہ بہترین عورت، بہترین ماں بنے گی۔ حالانکہ احساس کمتری کی بنا پر وہ ہر ایسا کام کرے گی جو اس کے والدین کے لئے بھی اور بطور مومن عورت اس کے

لئے بھی ذلت کا باعث بنے گا حالانکہ اسلام نے آکر ان تمام ناپسندیدہ رسومات اور خیالات کی مذمت کی جو بچیوں کو کراہت اور نحوست کی نظر سے دیکھے جانے کا ذریعہ بنتے ہیں اور خصوصاً بچی کی پیدائش سے لے کر اس کی ذمہ داری، نگہداشت تک کرنے کو رحمت و جنت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

لڑکی کی پیدائش رحمت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ایسے والدین کو بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے جن کو بیٹیوں کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی اور اس نے اس کو زندہ دفن نہیں کیا اور نہ اس کی اہانت کی اور نہ بیٹوں کو اس پر فوقیت دی تو اللہ تعالیٰ اس کو اس لڑکی کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا‘‘[2]

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص دو بچیوں، دو بیٹیوں کی کفالت کرے یہاں تک کے وہ بلوغت کو پہنچیں، قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔‘‘[3]

فطرت پر پیدائش

یاد رہے جس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو یہ لڑکی عطا کرتا ہے اس وقت یہ ہر قسم کے گناہوں اور معصیت سے ناواقف ہوتی ہے گویا خوبصورت غیر مسطور سفید کاغذ ہوتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ہر بچہ (لڑکا ہو یا لڑکی) فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے لیکن پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی اور مجوسی وغیرہ بناتے ہیں۔‘‘[4] یعنی کہ وہ بچی پاکیزہ دل لے کر آتی ہے پھر یہ والدین ہوتے ہیں جن کا کردار، تربیت، اثرات اولاد پر مرتب ہوتے ہیں اور اگر وہ اس کی فطرت کے مطابق نشو و نما نہیں کرتے تو پھر یہی بچیاں پورے معاشرے کے لئے فتنے کے باعث بن جاتی ہیں۔

ذمہ داری

پیدائش کے بعد ان بچیوں کی تربیت کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر عائد ہوتی ہے اور بچیوں کی صحیح پرورش پر اللہ تعالیٰ نے بے تحاشہ اجر رکھا ہے کیونکہ یہی بچیاں آنے والی نسلوں کی بنیاد ہوتی ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو کوئی تین بیٹیاں رکھتا ہے اور وہ ان کی نگہداشت کرتا ہے اور ان کو تنگی اور خوشحالی میں صبر و تحمل سے برداشت کرتا ہے تو اللہ اس کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ ایک آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو بیٹیاں ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو ہوں تب بھی۔ ایک دوسرے آدمی نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا’’اگر ایک ہو تب بھی۔‘‘ [5] یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹیوں کے ساتھ ساتھ بہنوں کے ساتھ بھی رحمت و شفقت کے معاملے کی تلقین کی ہے۔ سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کسی

کے پاس تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی طرح نگہداشت کرے تو وہ یقینا جنت میں داخل ہوگا۔" [6] ذمہ داری میں اہم کردار والدین میں سب سے زیادہ ماں کا ہوتا ہے جو ہر طرح سے ایک مثالی ماں ہوتی ہے اور بچیوں کی تربیت اس طرز پر کرتی ہے۔

خوش اسلوبی

وہ اپنی بچیوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آتی ہے تاکہ اخلاق، صبر، تحمل، نرمی ان کے کردار کی زینت بن جائیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " ناقہ نشین عورتوں میں قریش کی عورتیں سب سے اچھی ہیں جو اپنے بچوں پر بے حد مہربان ہوتی ہیں۔ [7]

اولاد میں برابری

اولاد میں برابری نہ ہونے کے باعث اس بچی کی نشو و نما نفسیاتی الجھنوں، حسد اور نفرت کے ساتھ ہوتی ہے اور ایسی بچی بے حس اور خود غرض ہو جاتی ہے۔ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے جو میرے پاس تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اے بشیر تمہارے پاس اور بچے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں۔ ارشاد فرمایا کیا تم نے ہر ایک کو ایسا ہی تحفہ دیا ہے۔ جواب دیا، نہیں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کام پر مجھے گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ بننا پسند نہیں کرتا۔ دوسری روایت کے مطابق
فرمایا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور تمام اولاد کے ساتھ یکساں سلوک کرو۔ [8] روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اولادوں کے درمیان برابری نہ کرنا ظلم ہے اور یہی ظلم کی بنیادیں اولادوں کو اندھیرے تک پہنچا دیتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اس برابری کے رنگ کو مزید حسن عطا کرتی ہے کہ کس طرح ایک ماں دورانِ تربیت اپنی بچیوں کے ساتھ برابری کرتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: " ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ آئی میں نے تین کھجوریں اس کو دیں اس نے ایک ایک کھجور ان بچیوں کو دی اور ایک خود کھانے کے لئے منہ تک لے گئی اس کی بچیوں نے اسے بھی مانگ لیا اس نے اس کھجور کے جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں کو دے دیئے اس کے اس عمل سے میں متاثر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میں نے یہ واقعہ بیان کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔ یا جہنم کی آگ سے اس کو نجات دے دی۔" [9]

ایمان کی آبیاری

بچی کی پیدائش میں نو مولود کے کان میں اذان و اقامت پڑھنا یہ ایمان کی آبیاری ہے جس کا مقصد ہے کہ اس کی گھٹی میں ایمان ہو جس کے باعث زندگی کے ہر فیصلہ میں وہ اللہ اور رسول کی فرمانبردار ہو۔
امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”(بچہ یا بچی) کے کان میں اذان کہنے کی پوشیدہ حکمت واللہ اعلم یہی ہو سکتی ہے کہ اس کے پردہ سماعت سے ٹکرانے والے اولین کلمات ہی رب کی کبریائی اور عظمت پر مشتمل ہوں اور یہ وہ کلمات ہیں جو کہ قلعہ اسلام میں دخول کے لئے باب اول کی حیثیت رکھتے ہیں پس یہ شعار اسلام دنیا میں آنے والے اس نومولود کے لئے درس اول ہوتا ہے اور کچھ عجب نہیں یہ
کلمات اس نومولود کے دل میں جاگزیں ہو کر اس کی شخصیت پر اثر انداز ہو جائیں اگرچہ وہ محسوس نہ کرے“۔[10]
اور یوں ابتداء سے انتہا تک اس نومولود کا سفر اسی تکرار کے ساتھ چلتا ہے یہاں تک کہ مفہوم توحید و بندگی اس کی شخصیت میں راسخ ہو جاتا ہے۔

فرائض کی آگاہی

انسان جتنا جلدی عمل سے جو اثر لیتا ہے اتنا کلام سے نہیں اسی لئے اسلام ہمیں کلام سے زیادہ عمل میں اخلاص کے ساتھ مہارت پر ابھارتا ہے۔
فرائض کی ادائیگی اولاد بچپن سے ہی والدین سے اخذ کرتی ہے اسی وجہ سے ہر عبادت میں ہر فرض میں اہل وعیال کو بھی ساتھ ساتھ رکھنے کی تاکید دکھائی دیتی ہے۔ اس بات کو ہم اس مثال سے سمجھتے ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ” جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز ادا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی نماز کا کچھ حصہ گھر کے لئے مخصوص کر دے پس اللہ تعالیٰ اس نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں برکت ڈال دے گا۔“ [11]
قول کے مقابلہ میں بالفعل تعلیم و تربیت زیادہ پختگی کا باعث ہوتی ہے اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں سنتوں اور نفلی نماز کی ادائیگی کو اہمیت دی ہے تاکہ بچپن سے ہی یہ بچی فرائض کی آگاہی والدین سے اخذ کرے۔

محبت و شفقت کا برتاؤ

یہی وہ برتاؤ ہوتا ہے جس کی بناء پر بچی اپنا ہر دکھ درد ماں باپ کے ساتھ بانٹتی ہے۔ یہی محبت و شفقت کا برتاؤ اس کی زندگی میں بغاوت و نفرت کو داخل ہونے نہیں دیتا۔ وہ ابتداء سے انتہا تک اپنی اپنے والدین کی اور بطور مسلم اسلام کی عزت پر آنچ آنے نہیں دیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہو جاتے اور ان
کو خوش آمدید کہتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی نشست کے پاس بٹھاتے یہاں تک کہ وہ مرض الموت کے وقت گھر میں داخل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خوش آمدید کہا اور آپ رضی اللہ عنہا کی پیشانی پر بوسہ دیا۔[12]
والدین سراپا محبت، شفقت، حفاظت، دل جوئی، قربانی کا پیکر ہوتے ہیں اور یہ والہانہ جذبات اپنی بچیوں کے لئے رکھتے ہیں جو ان کے مستقبل میں ان کی شخصیت کی تعمیر میں اہم بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر انہی بنیادی نکات سے لاپرواہی برتی جائے تو ایسی بچیاں ہی بغاوت پر سر ابھارتی ہیں جس کا نقصان پورے معاشرے کو اٹھانا پڑتا ہے۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اور کتنے ہی والدین ایسے ہیں جو نہ صرف اپنے جگر گوشوں کی تعلیم و تادیب کو نظرانداز کرتے ہیں بلکہ ان کے ہر جائز و ناجائز خواہشات میں ان کی معاونت کر کے انہیں دنیا و آخرت میں گمراہ

اور بدبخت بنادیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کا احترام کر رہے ہیں حالانکہ وہ غلط تربیت کر کے ان کی تذلیل کر رہے ہوتے ہیں خود بھی ان اولادوں (خواہ بچہ ہو یا بچی) کے فوائد سے محروم رہتے ہیں اور انہیں بھی دنیا و آخرت کی سعادت سے محروم کر دیتے ہیں اگر آپ اس قسم کے بچوں کو جانچیں گے تو دیکھیں گے کہ عموماً یہ اپنے والدین کی غلط تربیت کی وجہ سے فساد کا شکار ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری کا یہ طوق والدین کے کندھوں پر رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک اپنے ماتحت کے بارے میں جوابدہ ہے۔'' [13]

امانت میں خیانت... دشمن کو دعوت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: '' اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے

اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔'' (سورۃ الانفال: 27,28) یہ اولادیں، یہ بچیاں اللہ کی امانت ہیں اور اس امانت کی حفاظت کے لئے مکمل توجہ اور ہوشیاری کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان امور اور اسباب سے بچا جا سکے جو اس امانت میں خیانت کا باعث بن جاتے ہیں اس نعمتِ امانت کی عمارت کو انسان خود کھڑا کرتا ہے۔ لیکن اپنی ذمہ داری سے لاپرواہی اس طویل خوبصورت عمارت کے تعبیر خواب کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ ذرا سی لاپرواہی اس امانت میں زوال و بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔ کیونکہ آپ کے ساتھ ساتھ ایک دشمن بھی ہر موقع پر موجود رہتا ہے جسے صرف ایک موقع کی تلاش رہتی ہے اور وہ موقع آپ نے اسے خود دیا۔

ابلیس

وہ شیطان ملعون پیدائش کے وقت بھی اس نومولود کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر بچہ کو شیطان اس کی پیدائش کے وقت ٹھوکا دیتا ہے اسی سے وہ چیخ کر رونے لگتا ہے۔'' [14]

اسی آفت سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی راہنمائی کر دی ہے۔ ارشادی باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: ''مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں اور جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔'' (التحریم: 6)

لیکن والدین اپنی لاپرواہی کی بناء پر اس ذمہ داری کی ادائیگی میں سستی کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن وہ دشمن پھر ایسی بچیوں کی تربیت خود کرتا ہے اور یوں معاشرے میں لڑکیوں کی بغاوت کی ابتداء ہوتی ہے۔ ابلیس کی یہ اللہ تعالیٰ سے جنگ ہے جس میں نا چاہتے ہوئے بھی ہمارا تعاون ابلیس ہی کو حاصل ہو جاتا ہے اس کا اصل مقصد کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: (اس نے)'' کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں
کے لئے (گناہوں کو) آراستہ کر دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔'' (الحجر: 39)

"لاغوینھم" اغوا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب راہ راست سے بھٹکانا گمراہ کرنا۔ شیطان نے اللہ تعالیٰ کو چیلنج دے کر کہا تھا کہ میں انہیں اغوا (گمراہ کرونگا) کروں گا۔

نسلِ انسانی کے آغاز سے ہی شیطان اس مشن میں سرگرم عمل ہے ہمارے والدین کی پیدائش کے بعد سے ہی اس کے حربے عام ہیں۔ سیدنا آدم وحوا علیہما السلام بھی اس حربہ کا شکار ہوئے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔ (الاعراف:20)

ابتداء سے ہی نافرمانی اور بے حیائی کو فروغ دینا اس کا مقصد ہے۔ تاکہ انسانوں کی عقلیں سلب کرلے اور ان کو ذہنی طور پر اغواء کرلے اس طور پر کہ انہیں نہ اللہ کی نافرمانی کا خوف رہے نہ ہی حیا ان کا جز ہو۔

عورت کا فتنہ

پھر اس اغواکاری میں اس کی آلہ کار ہیں جس کے بارے میں یہ حدیث ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کے چہرے تو انسانوں جیسے ہونگے لیکن دل شیطان کے ہونگے۔" [15]

اور ان ہی شیطان دل والوں نے جن کا سرپرست ابلیس ہے ابتداء سے ہی بیرونی محاذوں کے ساتھ ساتھ جسمانی، روحانی اور ایمان کو مفلوج کرنے کی سازشیں جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس کے لئے جہتوں اور طبقات میں اپنا "ابلیسی جال" بچھا رکھا ہے اور اس جال کا سب سے بڑا نیٹ ورک جس فتنہ کو ظہور دیتا ہے وہ "عورت کا فتنہ" ہے۔ جس کا اشارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی ہمیں ملتا ہے۔ فرمایا:

" میرے بعد مردوں کے لئے جو سب سے نقصان دہ فتنہ ہو گا وہ عورتوں کا فتنہ ہے۔" [16]

اور یہی فتنہ بنی اسرائیل کے زوال کا باعث بنا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " تم ڈرو دنیا اور عورتوں سے بے شک بنی اسرائیل میں فتنہ کی ابتداء عورتوں سے ہی ہوئی تھی۔"

آزادانہ دجالی میڈیا کا قیام

میڈیا پر "عورت کے فتنہ" کے حوالے سے سب سے زیادہ کام کیا گیا ہے۔ کیسے ان عورتوں کو گھروں سے باہر نکالا جائے؟ کیسے ان کی نسلوں میں بغاوت برپا کی جائے، کیسے ان سے وہ کرائیں جو اللہ کو ناپسند ہو، ان کو ایسا کیا کھلائیں جو ان کے اپنے ایمان کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ ان کی نسلوں کو بھی تباہ کرے۔ ہر طریقہ کو جانچا گیا اور پھر 1897ء میں سوئزرلینڈ کے شہر باسل میں 300 یہودی، دانشوروں، مفکروں، فلسفیوں نے تھیوڈور ہرٹزل کی قیادت میں جمع ہو کر پوری دنیا پر دجال کی حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا تھا یہ منصوبہ پوری دنیا کے سامنے 19 پروٹوکولز کی

صورت میں لایا گیا تھا جس میں طے ہونے والے چند نکات یہ تھے۔ ہم میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ کو اپنے قبضہ میں رکھیں گے ہم اپنے دشمنوں کے قبضہ میں کوئی ایسا موثر اور طاقتور اخبار نہیں رہنے دیں گے کہ وہ اپنی رائے کو موثر ڈھنگ سے ظاہر کر سکیں اور نہ ہم ان کو اس قابل چھوڑیں گے کہ ہماری نگاہوں سے گزرے بغیر کوئی خبر لوگوں تک پہنچ سکے ہم ایسا قانون بنائیں گے کہ کسی ناشر اور پریس والوں کے لئے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ پیشگی اجازت لئے بغیر کوئی چیز چھاپ سکیں۔ ہمارے قبضے میں ایسے اخبارات اور رسائل ہوں گے جو مختلف گروہوں اور جماعتوں کی تائید وحمایت حاصل کریں گے خواہ یہ جماعتیں جمہوریت کی داعی ہوں یا انقلاب کی حامی۔ حتیٰ کہ پھر ہم ایسے اخبارات کی سرپرستی کریں گے جو انتشار و بے راہ روی، جنسی واخلاقی انارکی، استبدادی حکومتوں اور مطلق العنان حکمرانوں کی مدافعت اور حمایت کریں گے ہم ایسے اسلوب سے خبروں کو پیش کریں گے کہ قومیں اور حکومتیں ان کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں ہم یہودی ایسے دانشوروں، ایڈیٹروں، نامہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کریں گے جو بدکردار ہوں اور ان کی بھی جو خطرناک مجرمانہ ریکارڈ رکھتے ہوں گے۔ ہم ذرائع ابلاغ کو خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعہ کنٹرول کریں گے۔ ہم دنیا کو جس رنگ کی تصویر دکھانا چاہیں گے وہ پوری دنیا
کو دیکھنا ہوگی اس میں بنیادی کردار عورت کو ادا کرنا ہوگا جس میں اسے برہنہ کر کے سامنے منظر عام پر لایا جائے گا۔[17] یہود کو یہ دجال متعارف کرائے ہوئے عرصہ ہوگیا اور آج ہماری نسلوں کی گردنیں تک اس میں ڈوبی نظر آتی ہیں۔ دنیا کے 80% لوگ اس جال میں آگئے ہیں پوری دنیا کی انسانی عقلوں کو پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ ماؤف کر کے ان کو اس سحر میں جکڑ لیا ہے جس کی بنا پر لڑکیوں میں سے وہ عنصر ختم ہو چکا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں رکھا ہے یہ نظام عورت کے بغیر ادھورا ہے اس لئے عورتوں میں بغاوت کی آبیاری یہود کا پہلا حربہ ہے۔ جس کے لئے اس میڈیا میں دو شعبوں کا قیام کیا گیا ہے۔(۱) تفریح کے نام پر شہوات (۲) خبروں کے نام پر شبہات کو ترویج دینا۔

تفریح کے نام پر شہوات کی ترویج

انسانی معاشرے کے لئے بنیادی اجزاء میں سے ایک '' حیا'' ہے۔ جس قوم سے یہ صفت اٹھ جاتی ہے وہ اپنی موت آپ مر جاتی ہے اور اس کے افراد بکری کے ریوڑھ کی مانند ہوتے ہیں۔ چنانچہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر تفریح کے نام پر یہود نے ٹیلی ویژن، ریڈیو، انٹرنیٹ اور موبائلز پر حیا سوز اور اخلاق باختہ مواد پر مشتمل تباہی و بربادی کا جو سامان مہیا کیا ہے اس نے پورے انسانی معاشرے کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔
عورت کی آزادی کے نام پر تحریکیں چلا کر ان کو بغاوت کر کے باہر لے کر آنے کے بعد پھر ان سب چیزوں میں عورت کو بطور آلہ استعمال کیا گیا مثلاً ماڈلنگ کے لئے الگ الگ شعبوں کا قیام کیا جاتا ہے جس کے لئے یہود ایسے اداروں کی سرپرستی کرتے ہیں اور نوجوان نسل
کو Talent کے نام پر ابھارا جاتا ہے۔ یا پھر اس بات کو ایک Advertisment سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ عورت کے استعمال کی ذاتی چیزوں کا Advertisment اس کو کھلے عام میڈیا پر پیش کرنا اور اس کے ذریعہ دوسری صنف کے جنسی جذبات کو ابھارنا اور تمام عورتوں کے لئے ایسی پروڈکٹس کو منظر عام پر لانا جو ان کے ذاتی استعمال کی ہیں اور تمام عورتوں کے Sub Contious میں

یہ Message Convey کیا جا رہا ہوتا ہے کہ اس کو استعمال کرو اور بے حیائی کو فروغ دو اور کھلے عام اپنے حسن کا مظاہرہ کرو اس سارے ماحول میں بنیاد عورت کو حاصل ہے۔ کیوں یہودی تنظیمیں ایک ایک Advertisment کے لئے لاکھوں، اربوں روپے خرچ کر دیتی

ہیں یہ سوچنے کا مجھے اور آپ کو خیال نہیں حالانکہ عورت کے لئے اس دنیا میں رونق لفظ معروف ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کو ایمان قرار دیا ہے: '' حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں ان میں سے اگر ایک بھی اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے '' [18]

اور جب معاشرے سے یہ خیر رخصت ہو جائے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرو''[19] اور جب ایمان نہ رہے تو زندگی کا مقصد پھر یہی ہوتا ہے جس کا آئینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا: '' میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو نعمتوں میں پروان چڑھیں گے اور وہ کھاتے پیتے رہیں گے ان کا مقصد زندگی میں رنگا رنگ کھانے اور طرح طرح کے لباس پہننا ہو گا وہ سنوار سنوار کر باتیں کریں گے۔ وہ میری امت کے شریر ترین لوگ ہوں گے ''[20] یہی یہود کا مقصد تھا جس میں ان کی کامیابی کی سیڑھی ہماری اپنی مسلمان عورتیں بنیں۔

خبروں کے نام پر شبہات کا پرچار

یہ وہ جال ہے جس کی وجہ سے اچھے خاصے سمجھدار انسان کو مخبوط الحواس بنا دیا گیا ہے۔ آج صحیح، غلط، حق و باطل کا معیار یہ نیوز چینلز اور ان پر نشر کئے جانے والے پروگرامز اور خبریں کرتی ہیں، حیرت کی بات ہے وہی عورتیں جو بے حیائی کا پیکر بنی ہوتی ہیں۔ منافقت کا لبادہ اوڑھ کر دین کی نشر و اشاعت میں مصروف بھی نظر آتی ہیں۔ مسلمان کو دین سے ہٹایا نہیں جا سکتا اسی بنا پر یہود نے دین کے نام پر ہی بگاڑ پیدا کیا جس کی بنا پر ہماری لڑکیاں اور عورتیں دونوں ہی چیزوں کو صحیح سمجھتی ہیں وہ دین کو ایک الگ کنارے پر اور دنیا کو الگ کنارے پر رکھتی ہیں اور جس کی طرف بھی رخ کرتی ہیں ان کا اپنا فہم یہی ہوتا ہے کہ یہ بھی جائز ہے۔ میڈیا ہی وہ قوت ہے جو ہماری عورتوں کو تیار کرتا ہے خواہ وہ دنیا کا معاملہ ہو یا دین کا خصوصاً عورتوں نے اسی میڈیا کو اپنا عالم اور پیشوا بنایا ہوا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر میں کچھ شیاطین قید ہیں جنہیں سلیمان علیہ السلام نے باندھ رکھا ہے قریب ہے کہ وہ نکل آئیں گے اور لوگوں پر قرآن پڑھیں گے۔'' [21] یا پھر ایسی خبروں کو اشاعت کرنا جس میں مسلمانوں کا ایمان، حیا، وقت، جان، مال سب ضائع ہو خصوصاً عورتوں میں فضول خرچی کی سوچ پیدا کرنا مثلاً بازار، شاپنگ، ہوٹل، پارٹیز، کپڑے، جیولری، جدید فیشن، سائن بورڈ، چلتے پھرتے ذرائع ابلاغ۔۔۔۔ لڑکیوں میں بغاوت پیدا نہیں ہو گی تو کیا ہو گا اور والدین کا بالکل آنکھیں بند کر لینا اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جانا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس خوف کا اظہار سالوں پہلے کیا تھا: '' میں تمہارے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ خوف محسوس کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم علم کے مقابلے میں اس بات کو ترجیح دو گے جس منظر کو تم دیکھ رہے ہو گے اور تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔''[22] یہی وہ بنیادی ذرائع ہیں جس سے عورتوں میں بغاوت پھیلائی گئی۔

(1)فواحش و منکرات کی اشاعت

میڈیا کے ذریعے ہر ایسے مواد کو پھیلایا گیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی کی گئی ہوتا کہ اور لوگ بھی یہی طریقہ اختیار کریں زنا، قتل، چوری جیسی خبروں کو منظر عام پر لانا نت نئے فیشن پھیلانا تاکہ بیمار دل لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں کیوں کہ یہ انسانی فطرت ہے جو خبر اس کی خواہش کے مطابق ہو جب وہ سنتا ہے، جائے خبر تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ مدینہ منورہ میں جب واقعہ افک پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے ایسی خبروں کی بلا تحقیق اشاعت سے نہ صرف روکا بلکہ ان کو سخت ڈانٹ کے انداز میں واقعہ کی ابتداء میں ہی نہ رُکنے کی وجہ سے سخت مذمت کی کہ اس واقعہ کو اپنے پختہ ایمان کی بنا پر ہاتھ اور زبان سے روکا کیوں نہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''اگر اللہ کا فضل تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا جبکہ تم اسے اپنی زبانوں سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔'' (سورہ النور: 14 تا 16)

اشاعت فاحشہ کا کردار ادا کرنے میں یہ سب چیزیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

(۱) ریڈیو، ٹی وی، سائن بورڈ جس کے ذریعہ خبریں ہی نہیں آج عملاً مظاہرے پیش کئے جاتے ہیں۔

(۲) ماڈلنگ جو اس کام میں بڑھتی ہوئی ترقی کے ایک اہم آلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۳) کلب، تھیٹر، سینما ہال اور اس طرح کی دیگر رقص و سرور کی محافل اس میں دن بدن اضافہ اور مسلمانوں کے گھروں میں بھی اس کا زور و شور سے اہتمام۔

(۴) روزنامہ اخبارات (جن میں ایک صفحہ روز کی بنیاد پر ایسی فواحشات کے لئے مخصوص) خواہ وہ نجومیوں کا کاروبار ہو جو ایمان کو ختم کرے یا ایسا مواد ہو جو حیا کی دھجیاں بکھیر دے۔

(۵) تجارتی اعلانات (تعجب کہ جس میں فلم سے زیادہ عریانیت کے مناظر خصوصی عورتوں کے استعمال کی اشیاء۔)

(۶) فلم ڈرامہ سیریل جو ہر گھر کی زینت بن چکا ہے۔

(۷) مخلوط تعلیم اور غیر شرعی نصاب تعلیم

ان ہی ساری چیزوں پر ابھارا گیا اور آج ہماری نسلیں اس میں ڈوبی نظر آتی ہیں۔

(2)خلوت کو عام کرنا

پھر خلوت کو عام کرایا گیا اس کیلئے انہوں نے اداروں سے لے کر ہر شعبہ میں اسے متعارف کرایا۔ بوائے فرینڈ، گرل فرینڈ کے نام کے یہ دجالی Tags اسی میڈیا نے متعارف کرائے۔ یہ حرام رشتے حتیٰ کہ Cartoons تک میں بھی یہ متعارف کرایا گیا تاکہ ہر عمر کی نسل اس قبضے میں آجائے۔ جنسی خواہشات اور جذبات کو اس طرح ابھار کر مسلمانوں کی نسلوں کو خرابی اور پستی میں ڈال دیا گیا۔ نوجوان نسل سے لے کر ہر طبقہ اس سازش کا کلی طور پر شکار ہے۔ مرد و زن کا آپس میں ناچنا گانا، ثقافت، سیاست، سیاحت ہر میدان ہیں عورت کے ذریعہ برپا کرایا گیا فتنہ جس کا اختتام جبری زنا پر جاکر ہوا۔

ایک ہندی میگزین کے مضمون نگار KK Gupta نے معاشرہ کو اس طرف متوجہ کرانا چاہا تھا وہ لکھتا ہے:

"آج ہمارا ملک جو زنا بالجبر کے لئے ایک تجربہ گاہ بنتا جا رہا ہے اس کی طرف توجہ دینے کی جلد ضرورت ہے ورنہ ملک تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔"[23]

کئی سالوں پہلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکلے دیکھا راستے میں مرد و زن اکھٹے چل رہے ہیں یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: " ایک طرف ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لئے راستے کے وسط میں چلنا درست نہیں ہے تمہارے لئے راستہ کے ایک طرف چلنا لازم ہے۔"[24]

راوی کہتے ہیں اس کے بعد عورتیں دیوار سے چمٹ کر اس طرح چلتیں کہ ان کا کپڑا دیوار سے اٹک جاتا۔ اس حکم کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزید قدم اٹھائے۔

1 مسجد کے دروازے کو عورتوں کے لئے خاص کر دیا۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اسی مناسبت سے حدیث نقل کی ہے۔ ترجمہ: فرمایا، اگر ہم اس دروازے کو عورتوں کے لئے مخصوص کر دیں (تو بہتر ہے)۔[25]

2 نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بیٹھے رہتے تاکہ عورتیں اس عرصے میں اپنے گھر روانہ ہو جائیں اور راستہ میں دونوں جنسوں کا اختلاط نہ ہونے پائے۔ جب مساجد اور ان کی طرف آنے والے جہاں خالص عبادت کے جذبوں سے آنے والوں کو یہ حکم دیا گیا تو دوسری جگہیں جہاں شرم و حیا کی قید نہیں وہاں مرد و زن کا اختلاط یا خلوت کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ اس خلوت سے نا صرف مسلمان گھرانوں میں فساد برپا ہوا بلکہ ان کی اپنی نسلوں میں بھی شرم و حیا کے جنازے نکلے۔

(3) نظر سے بدکاری

جو ہیں اہل بصیرت اکثر آنکھیں بند رکھتے ہیں
نظر اچھے دلوں کو بھی کبھی بدنام کرتی ہے

اس نظر کے اندر جنسی جذبات و شہوت اور زنا کا پیش خیمہ ہے اسی لئے شریعت نے اسے نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کے برخلاف باطل نظر سے نظر ملانا سکھاتا ہے اور Boldness کے نام پر ابھارتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کیا خوب لکھا ہے:

” نظر سے انسان کے دل میں حرکت پیدا ہوتی ہے اب اگر اسے دور کر دیا تو اس کے بعد کی شرم و ندامت سے آرام پا گیا لیکن اس سے اگر چھٹکارا حاصل نہ کیا تو پھر یہی چیز وسوسہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے جس کا دفاع کرنا پہلے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے پھر اگر اسے دور کر دیا تو فبہا ورنہ آگے بڑھ کر یہی وسوسہ شہوت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اگر اب بھی اس کا علاج کر لیا تو قدرے غنیمت ورنہ یہی بدکاری کے ارادے میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کا دور کرنا پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہو جاتا ہے اب اگر اس ارادے کو ختم کر دیا تو بہت خوب ورنہ یہ ارادہ عزم یا ارادہ جازمہ بن جاتا ہے جس کا دور کرنا مشکل ترین ہوتا ہے بلکہ انسان اسے عملی جامہ پہنا دیتا ہے۔“[26]

(4) حلال رزق کی روک تھام ایمان کی بربادی

یہ اس طرز پر کیا جاتا ہے کہ والدین کے لئے باہر کی دنیا میں ان کے بیمار دلوں کی سروریت کے لئے بہت سی چیزیں رکھ دی گئی ہیں۔ پارک، بازار، پارٹیز، سوشل نیٹ ورک اور کچھ نہیں تو ونڈو شاپنگ یعنی دین و دنیا کی ہر ذمہ داری سے بالاتر ہو کر باہر ان سے فتنہ برپا کرایا جاتا ہے جس کی بنا پر والدین اولاد کی تربیت سے لے کر ہر قسم کی ذمہ داری سے بریٔ الذمہ ہیں اس میں جو جدید حربہ استعمال کیا جا رہا ہے وہ یہ کہ عورتوں کی باہر مشغولیت کے باعث کھانے پینے کی اشیاء کو بازاروں میں متعارف کرایا گیا۔ کسب حلال کے ساتھ طیب اشیاءِ غذا سے مسلمانوں کو محروم کرنا۔ کیمیائی، حیاتیاتی اور جراثیمی غذائیں کھلانا تاکہ (۱) مسلمانوں کی اجساد برباد ہو جائیں۔ (۲) مسلمانوں کے ایمان برباد ہو جائیں۔ جو چیزیں بازاروں میں یہ یہود لے کر آئے ان کی کچھ چیزیں درج ذیل ہیں۔

(1)Genetically Modified System: جینٹک طریقے سے تبدیل شدہ اناج، مچھلی مویشی وغیرہ۔

(2)Artificial Fishrey ،Artifical Animal Husbandry ،Artificial Poultry Farming

(3)Hi-Tech cultivation مصنوعی کاشت کاری

(4)Commerciali ation پانی، ہوا اور مٹی کی ہائی ٹیک

(5)Hi-Tech Seeds اور Hybird

(6)Semi Prepared Foods

(7)Fast Food

(8)Cold Soft Drinks

(9)Sweeping Drive

(10)Essence & Flavours

(11)Condenced Milk & Powders

(12)Cosmetics Items

(13)Deep Freezers Things

(14)X-Ray PET ،MRI

لباس

ایسے لباس کی زیبائش جس میں سب کچھ عیاں ہو، تنگ، باریک، ریشم اور خوشبودار ہو، مردوں کے مشابہ ہو، کفار وہنود کی ثقافت کا مظہر ہو، زینت خوبصورتی سب کا منبع غیر مرد ہوں جو تمہیں سراہیں تم سے فائدہ اٹھائیں یہ اسی بغاوت کی آبیاری ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کی تین عورتوں کا ذکر فرمایا۔ بنی اسرائیل میں تین عورتیں تھی (جو ایک ساتھ باہر نکلتیں) ان میں سے دو عورتیں لمبی تھیں جواز خود نمایاں تھیں البتہ تیسری عورت کوتاہ قد تھی جوان دونوں کے درمیان چھپ جاتی تھی، چنانچہ اس نے لکڑی کے دو پیر بنوائے (جس سے اسکی اونچائی بڑھ گئی) اور ایک انگوٹھی بنوائی اور اس میں اچھی سے اچھی خوشبو یعنی مشک بھر دی اور اس پر ایک ڈھکن لگالیا پھر جب وہ باہر نکلتی اور کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس سے گزرتی توانگوٹھی کے ڈھکن کھول کر حرکت دیتی اس طرح خوشبو پھیلتی (لوگوں کی توجہ اس کی جانب مبذول ہوتی) اور اس طرح یہ تیسری عورت مردوں کے لئے فتنہ وفساد کا سامان بنی۔ [27]
اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان ماؤں، بیٹیوں، بہنوں کو خوب تربیت دی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ: ''مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو (سوائے محرم کے) کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔'' (النور: 31)
ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورۃ الاحزاب: 59)

معاشرہ پر بغاوت کے اثرات

ان چیزوں سے ایمان کی بربادی مقصود ہے کہ حلال اور طیب رزق جو انہیں شعوری طور پر زندہ رکھتا ہے اس نعمت کو چھین لیا گیا کیونکہ اب جنگ اسلحہ سے نہیں بلکہ ابلیس اور یہود کے جراثیمی کیمیاوی، حیاتاتی اسلحوں سے ہو گی۔ ایسی نسلیں جن کا کھانا حلال ہو نہ پینا حلال ہو جن کی صبح شام اپنے معاشرے، اپنے گھر ہر جگہ اللہ اور رسول کے ساتھ بغاوت کے مظاہرے دیکھ کر ہوئی ہو ان سے کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ ان میں بغاوت کی آبیاری نہ ہوئی ہو حالانکہ وہ ان کی گھٹی میں ڈالی گئی ہے۔
ان سارے عناصر کے بعد معاشرے میں جو وبال برپا ہوا اس کی چند ایک جھلکیاں یہ ہیں۔ چند سال قبل صراخ الفطرہ :75،76 میں یہ خبر شائع ہوئی تھی، ایک علاقے میں سات لڑکوں نے ایک ہوٹل کے سامنے سے رات دو بجے دو لڑکیوں کو اغوا کیا کچھ دور جا کر ایک جانبی سڑک پر بیس آدمیوں کی موجودگی میں یکے بعد دیگرے زنا بالجبر کیا وہ فریاد کرتی رہیں لیکن بے حس بے غیرت مرد کھڑے رہے اور کسی کی رگ انسانیت نہیں پھڑکی۔

چند سال قبل فرانس کے شہر گولن کی رہنے والی عورت نے روتے ہوئے پولیس کے سامنے اخبار نویسوں سے کہا آج کے بعد سے میں اپنی بیٹی کے بارے میں کسی پر اعتماد نہیں کر سکتی اور دنیا کی ہر ماں کو پیغام دیتی ہوں کہ کسی بھی ڈاکٹر کے پاس اکیلے علاج کے لئے نہ بھیجیں وجہ دریافت کرنے پر معلوم

ہوا فیملی ڈاکٹر جو معروف لفظ ہے ہمارے ہاں ایسے ہی کسی ان کے فیملی ڈاکٹر نے چیک اپ کے بہانے اس کی بیٹی کو لوٹا کر وہ کیا کہ اس کی بیٹی کو اپنی عزت سے ہاتھ دھونا پڑے۔ یہ باطل میڈیا ہی آج بناوٹی رشتے بنا کر پیش کرتا ہے جبکہ اسلام نے محرم اور نا محرم ہر رشتے کو بیان کیا اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا۔ وہ لڑکی جب اپنے گھر واپس ہوئی تو اس کی حالت دگرگوں تھی اور اس قسم کے بناوٹی انکلوں کے بارے میں اس کے نظریات بدل چکے تھے۔

ہندوستانی کمیٹی کے صدر نے (انوکھی کہانیاں، ص:24) ہیں کہا اگر ہندوستان میں چھیڑ چھاڑ، زنا بالجبر اور اغوا کے واقعات اس کثرت سے پولیس ریکارڈ میں ہیں تو نہ جانے حقیقت میں کتنے ہوں گے اس سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایک روشن خیال انسان جس نے اپنے گھر کا ایک حصہ اپنے دوست کو کرایہ پر دے دیا جبکہ وہ خود کسی اور شہر میں رہا کرتا تھا اور اس کے بیوی بچے اس گھر میں رہا کرتے تھے کچھ دنوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کی بیوی اور دوست کے درمیان تعلقات کچھ اور ہی رخ اختیار کر چکے تھے پھر اس نے برہمی کا اظہار کیا لیکن معاملہ بہت آگے نکل چکا تھا کہ اس کی بیوی اپنا سارا زیور، گھر کے کاغذات، بینک میں جمع شدہ رقم لے کر اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہو گئی اور اپنے بچوں اور پورے خاندان کو ذلت میں چھوڑ گئی۔ یہ واقعہ ہندوستان کے ایک شہر میں پیش آیا اس مرد کی زبان پر اکثر یہ فقرہ رہا کرتا تھا "آپس میں پردہ نہیں ہوتا"

روزانہ کی بنیاد پر پوری دنیا میں لاکھوں عورتیں خودکشی کرتی ہیں لاکھوں عورتوں کو طلاق دے دی جاتی ہے جس کے پیچھے یہی سارے بنیادی عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر نوال السعداوی ایک لمبے عرصہ تک پردہ نشین خواتین کے رویہ پر معترض تھیں علی الاعلان ترک حجاب کا حکم دینے والی اب کہتی ہیں۔ "لندن کی گلیوں میں عورتوں کو دیکھتی ہوں جو قریب قریب ننگی ہیں وہ تجارتی مال کی طرح اپنے جسموں کی نمائش کر رہی ہیں لباس کا کام قدرتی آب و ہوا سے حفاظت کرنا ہے نہ کہ جنسی ترغیبات کے پیغامات نشر کرنا، اگر ایک عورت انسانی نقطہ نگاہ سے خود کو دیکھے نہ کہ سامان تجارت کے طور پر تو اس کو اپنے جسم کی نمائش کی چنداں ضرورت نہیں۔ (مجلۃ المجتمع شمارہ 932)

خون میں غیرت رہی باقی تو سمجھے گا کبھی
خوب تھا پردہ نہایت مصلحت کی بات تھی

بغاوت کا علاج

تقویٰ کی آبیاری

ایسا خوف کہ دل و دماغ میں راسخ ہو کہ ایک دن اپنی زندگی کے ہر لمحے کا بارگاہ الٰہی میں جوابدہ ہونا ہے اچھا برا جو عمل ہو گا ویسا بدلہ پانا ہے اس تقویٰ کا فائدہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد شامل حال ہو جائے گی۔ اللہ ابلیس کے مقابلہ میں برھان عطا کر دے گا جو بصیرت کو کھول دے گا۔

ترجمہ: یقیناً جو لوگ خدا ترس ہیں جب ان کو کوئی خطرہ شیطان کی طرف سے آجاتا ہے تو وہ یاد میں لگ جاتے ہیں، سو یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (الاعراف 201:)

دین الٰہی کی معرفت کا حصول

جس طرح کلمہ پڑھ کر انسان دین میں داخل ہوتا ہے، اس طرح کچھ اقوال وافعال ایسے ہیں جس کے کرنے سے غیر شعوری طور پر اسلام کی حدوں کو توڑ کر اپنے ایمان واسلام سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' لوگ فوج در فوج دین اللہ میں داخل ہوئے تھے اور عنقریب فوج در فوج نکل جائیں گے۔'' [28]

ضرورت اس اَمر کی ہے کہ دین الٰہی کی معرفت حاصل کی جائے ان امور کو بھی جانا جائے جن پر اسلام کا دار و مدار ہے اور ان کو بھی جن سے اسلام سے خروج ہو جائے۔ کلمہ طیبہ کے تقاضوں کو جانا جائے قرآن وحدیث کی مدد سے فرقان کا حصول کیا جائے تا کہ حق و باطل کی اس کشمکش میں سینے میں موجود چھوٹی سی اسکرین قرآن وسنت کی مدد سے ان کا مقابلہ کرے جس کی جدت کا کوئی مقابلہ نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلہ کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (الانفال 29)

آج بھی ہو ابراہیم سا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

فتنوں کے بارے میں آگاہی

جب تک معلوم ہی نہیں کیا جائے گا کہ خیر کیا ہے، شر کیا ہے تو اس سے بچا کس طرح جا سکتا ہے! سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کیا کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال پوچھتا اس خوف سے کہ کہیں یہ شر مجھے نہ آپکڑے۔''

حرف آخر

'' العمل بلا علم ضلال، والعلم بلا عمل وبال''

عمل بلا علم کے گمراہی ہے لیکن علم عمل کے بغیر انسان پر وبال ہے۔

عورت کے اندر ناشکری، ذکر کی کمی، اللہ کا ڈر نہ ہونا، معصیت، انا اور دنیا کی حوس ہوتی ہے اللہ سے دعا ہے۔

''رب اجعلنی لک شکارا لک ، ذکارا لک رھابا لک مطواعا الیک مخبتا اواھا منیبا'' [29]

ترجمہ: اے میرے رب مجھے ایسا بنادے کہ میں تیری نہایت شکر گزار تیرا بہت ذکر کرنے والی، تجھ سے بہت ڈرنے والی، تیری انتہائی فرمانبردار، تیرے آگے جھکنے والی، گڑگڑانے والی، تیری ہی طرف متوجہ ہونے والی بن جاؤں۔

اسلام اپنی ہر بیٹی، بہن، ماں سے یہی کردار، یہی صفات چاہتا ہے۔ان صفات کے اپنانے سے باطل کی تمام کوششیں خاک میں مل سکتی ہیں اسی لئے اس نے ہمیں ان تمام صفات سے دور کر دیا ہے۔اللہ تعالی مجھے اور آپ کو صحیح معنوں میں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ہم اپنے مرتبہ کو پہچانیں اور اپنی اور اپنی آنے والی نسلوں کی ایمان وحیا سے آبیاری کریں۔اسوہ ابراہیم علیہ السلام پر عمل کرتے

ہوئے اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے تڑپ کر اللہ سے دعائیں مانگیں کیونکہ یہی اولادیں ہمارا سرمایہ ہیں اور ہمارے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اپنے اس سرمایہ کو ضائع کر دیں۔ساری حمد اللہ رب العالمین کے لئے ہے جو وحدہ لاشریک ہے جس کی حفاظت کا دائرہ ابلیس او راس کے ہر دشمن سے پناہ کے لئے کافی ہے اور درود وسلام ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن کے ذریعہ ہم تک دین حق پہنچا کر ہماری راہنمائی کی گئی ہے۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين و سلم

---

[1] انچارج ''علم النافع سینٹر'' مرکز الفرقان، کراچی پاکستان

[2] مسند احمد: مسند عبداللہ بن عباس سنن ابی داود کتاب الادب، باب فی فضل من عال

[3] مسند احمد مسند عبداللہ بن عباس ۔ سنن ابی داود کتاب الادب، باب فی فضل من عال

[4] مسند احمد: مسند عبداللہ بن عباس، سنن ابی داود کتاب الادب، باب فی فضل من عال

[5] شعب الایمان للبیھقی: باب فی حقوق الاولاد، المستدرک علی صحیحین، کتاب البر والصلۃ

[6] جامع ترمذی: کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات والانوات

[7] صحیح بخاری: باب کتاب النفقات، باب حفظ المرأۃ زوجھا

[8] صحیح بخاری، کتاب الھبۃ

[9] صحیح مسلم 2630

[10] تحفۃ المودود

[11] صحیح مسلم: کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ

[12] ابوداؤد: کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام

[13] بخاری: کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القریٰ والمدنی، مسلم: کتاب الخراج والامارۃ والفیٔ، باب مایلزم الامام

[14] بخاری: کتاب تفسیر القرآن، باب وانی اعیذھا بک...

[15] معجم الأوسط: للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد

[16] بخاری: کتاب ا لنکاح باب ما یتقی من شؤم المرأۃ

[17]بی بی سی رپورٹ
[18]المستدرک علی الصحیحین، کتاب الایمان
[19] صحیح ابن حبان: کتاب الرقائق، باب الحیاء
[20]کتاب الزھد
[21] صحیح مسلم
[22]منصف ابن ابی شیبہ
[23]بی بی سی رپورٹ
[24]سنن ابی داؤد: کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال
[25]سنن ابی داؤد: کتاب الصلاۃ، باب فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال فی الطریق
[26]التبیان: ص404
[27] صحیح ابن خزیمۃ: کتاب الامامۃ فی الصلاۃ، باب جماع ابواب الصلاۃ النساء فی الجماعۃ
[28]مسند احمد: مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ
[29]سنن ابن ماجہ: کتاب الدعا، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مضمون مجلہ البیان ثقافت نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔